الأصول الثلاثة

تالیف: شیخ الاسلام الإمام المجدد

محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ

تین (بنیادی) اصول

مع عربی متن

ترجمہ:

ابو مریم اعجاز احمد وفقہ اللہ

پٹنہ

نظر ثانی:

فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق السلفی حفظہ اللہ

دربھنگہ، بہار

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم

الأصول الثلاثة

تالیف: شیخ الاسلام الامام المجدد

محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ

تین (بنیادی) اصول

مع عربی متن

ترجمہ:
ابو مریم اعجاز احمد وفقہ اللہ
پٹنہ

نظر ثانی:
فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق السلفی حفظہ اللہ
دربھنگہ، بہار

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم

© حقوق برائے ناشر محفوظ

اہل الاثر اس کتاب کو اسی شکل میں بغیر کسی تبدیلی کے فوٹو کاپی اور/یا الکٹرانک ذرائع سے اس کی طباعت و تقسیم اور اس کو پھیلانے کی اجازت دیتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس سے مالی منفعت حاصل نہ کی جائے

ناشر: أهل الأثر ، پٹنہ

سال طباعت: ۱۴۴۷

برائے مفت تقسیم

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

امابعد: دین کی بنیادوں کو جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے تاکہ وہ علم اور بصیرت سے اپنے دین پر عمل کر سکے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: **طلب العلم فريضة على كل مسلم** یعنی علم (دین) کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ دین کی بنیادیں تین اصولوں پر ہیں اور یہ ہیں اللہ تعالیٰ، اس کے دینِ اسلام اور اس کے رسول محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرنا اور انہی کے بابت قبر میں سوال ہوں گے۔ اس مختصر سے رسالے میں شیخ محمد بن عبدالوھاب رحمہ اللہ نے ان بنیادی باتوں کو عوام الناس کے ہر طبقے کے لئے مناسب اور بہترین انداز میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے جو آسان اور عام فہم ہے۔ اس طرح لوگ ان بنیادوں کو سیکھ لیں گے جو ان پر فرض عین ہے جن سے جاہل رہنے کی گنجائش کسی مسلمان کے لئے باقی نہیں رہتی۔ اس مختصر رسالے سے عوام الناس کو یہ بھی پیغام ملتا ہے کہ دین کی تعلیم، مسائل اور ان کے دلائل پر مبنی ہوتی ہے نہ کہ محض خیالی باتیں یا نامعلوم حکایات اور واقعات پر جو کہ شیخ رحمہ اللہ کے اسلوب سے واضح ہے۔ زیرِ نظر رسالہ الاصول الثلاثۃ کے نام سے معروف ہے اور یہ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کا ایک اور رسالہ: ثلاثۃ الاصول وادلتہا کا اختصار معلوم ہوتا ہے۔ اس رسالے کو شیخ عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے الدرر السنیہ فی الاجوبۃ النجدیہ میں علمائے نجد کے رسالوں کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اصل رسالہ الدرر السنیہ کے جلد ۱ صفحہ ۱۴۷ تا ۱۵۱ پر ہے۔

میں فضیلۃ الشیخ محمد اشفاق سلفی حفظہ اللہ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر اس رسالے کے ترجمہ پر نظر ثانی کی اور اس کی تصحیح فرمائی نیز اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

اللہ تعالی شیخ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے ان کے میزان حسنات میں شامل کر دے نیز اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس رسالے کے مصنف، اس کے مترجم، اس کو پڑھنے اور پڑھانے والوں پر رحمتیں نازل فرمائے اور اسے لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے۔

کتبہ: ابو مریم اعجاز احمد

۲۲ جمادی الاولی ۱۴۴۷، پٹنہ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين، وإمام المتقين، نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين.

أما بعد: فاعلموا وفقكم الله لمراضيه، وجنبكم طريق معاصيه، أن من الواجب على كل مسلم ومسلمة: معرفة ثلاثة أصول، والعمل بهن.

الأصل الأول: في معرفة العبد ربه، فإذا قيل لك أيها المسلم: من ربك؟ فقل: ربي الله الذي رباني بنعمته، وخلقني من عدم إلى وجود، والدليل قوله تعالى: {وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ} [سورة مريم آية: ٣٦] ، وإذا قيل لك: بأي شيء عرفت ربك؟ فقل: بآياته ومخلوقاته، فأما الدليل على آياته فهو قوله تعالى: {وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ} [سورة فصلت آية: ٣٧] .

وأما الدليل على مخلوقاته فهو قوله تعالى: {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ} الآية [سورة الأعراف آية: ٥٤]

وإذا قيل لك: لأي شيء خلقك الله ؟ فقل: خلقني لعبادته وطاعته، واتباع أمره، واجتناب نهيه. فدليل العبادة، قوله تعالى: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنْسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ} [سورة الذاريات آية: ٥٦] . ودليل الطاعة، قوله تعالى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ} [سورة النساء آية: ٥٩]

يعني: كتاب الله، وسنة نبيه

وإذا قيل لك: أي شيء أمرك الله به؟ وأي شيء نهاك عنه؟ فقل: أمرني بالتوحيد، ونهاني عن الشرك، ودليل الأمر قوله تعالى: {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ} الآية [سورة النحل آية: ٩٠] .

ودليل النهي قوله تعالى: {إِنَّ اللَّهَ لا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ} [سورة النساء آية: ٤٨، و١١٦] ، {إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ} . [سورة المائدة آية: ٧٢]

الأصل الثاني: في معرفة دين الإسلام

فإذا قيل لك: ما دينك؟ فقل: ديني الإسلام، وهو: الاستسلام، والإذعان، والانقياد إلى طاعة الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم والدليل قوله تعالى: {إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الإِسْلامُ} [سورة آل عمران آية: ١٩] ، {وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلامِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ} [سورة آل عمران آية: ٨٥] . وهو مبني على خمسة أركان:

.الأول: شهادة أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله

.الثاني: إقام الصلاة

.الثالث: إيتاء الزكاة

.الرابع: صوم رمضان

الخامس: حج بيت الله الحرام لمن استطاع إليه سبيلا، والسبيل: .الزاد والراحلة

فدليل الشهادة، قوله تعالى: {شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ وَالْمَلائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لا إِلَهَ إِلاَّ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [سورة آل عمران آية: ١٨] . ودليل أن محمدا رسول الله، قوله تعالى: {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ} [سورة الأحزاب آية: ٤٠] . ودليل الصلاة قوله تعالى: {إِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً} [سورة النساء آية: ١٠٣] .

ودليل الزكاة قوله تعالى: {خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ}

[سورة التوبة آية: ١٠٣]

ودليل الصوم قوله تعالى: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ} [سورة البقرة آية: ١٨٣] ، وإذا قيل لك: الصيام شهر؟ فقل: نعم، والدليل قوله تعالى: {شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ} الآية [سورة البقرة آية: ١٨٥] . وإذا قيل لك: الصيام في الليل أو في النهار؟ فقل: في النهار، والدليل قوله تعالى: {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ}

[سورة البقرة آية: ١٨٧]

ودليل الحج قوله تعالى: {وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً} [سورة آل عمران آية: ٩٧] .

وإذا قيل لك: ما الإيمان؟ فقل: هو أن تؤمن بالله، وملائكته، وكتبه، ورسله، واليوم الآخر، وتؤمن بالقدر خيره وشره كله من الله، والدليل قوله تعالى: {آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ} [سورة البقرة آية: ٢٨٥] . ودليل القدر قوله تعالى: {إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ} [القمر: ٤٩]

وإذا قيل لك: ما الإحسان؟ فقل: هو أن تعبد الله كأنك تراه، فإن لم تكن تراه فإنه يراك، والدليل قوله تعالى: {إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ} [النّحل: ١٢٨] . وإذا قيل لك: منكر البعث كافر؟ فقل: نعم،

والدليل قوله تعالى: {زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ} [التّغابن: ٧].

الأصل الثالث: في معرفة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم

فإذا قيل لك: من نبيك؟ فقل: محمد صلى الله عليه وسلم ابن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم؛ وهاشم من قريش؛ وقريش من كنانة؛ وكنانة من العرب؛ والعرب من ذرية إسماعيل بن إبراهيم، على نبينا وعليه أفضل الصلاة والسلام.

وإذا قيل لك: من أول الرسل؟ فقل: أولهم نوح. وآخرهم وأفضلهم: محمد صلى الله عليه وسلم والدليل قوله تعالى: {إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ} [سورة النساء آية: ١٦٣].

وإذا قيل لك: هل بينهم رسل؟ فقل: نعم. والدليل قوله تعالى: {وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ} [سورة

النحل آية: ٣٦] . وإذا قيل لك: نبينا محمد بشر؟ فقل: نعم، والدليل قوله تعالى: {قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ} الآية [سورة الكهف آية: ١١٠]

وإذا قيل لك: كم عمره؟ فقل: ثلاث وستون سنة، منها أربعون قبل النبوة، وثلاث وعشرون نبيا رسولا، نُبِّئ باقرأ، وأُرسل بالمدثر، وخرج على الناس فقال: يا أيها الناس، إني رسول الله إليكم جميعا، فكذبوه وآذوه وطردوه وقالوا: ساحر كذاب؟ فأنزل الله عليه: {وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} . [البقرة: ٢٣]

وبلده مكة، وولد فيها، وهاجر إلى المدينة، وبها توفي. ودفن جسمه، وبقي علمه. وهو نبي لا يعبد، ورسول لا يكذب؛ بل يطاع، ويتبع، صلوات الله وسلامه عليه، والحمد لله رب العالمين

كتاب الدرر السنية في الأجوبة النجدية - كتاب العقائد ج١ ص ١٤٧ -١٥١

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، صلوۃ وسلام ہو رسولوں کے سرداراور متقیوں کے امام ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے تمام آل اور اصحاب پر۔

امابعد: جان لو، اللہ تمہیں اپنی رضامندی کے کاموں کے لئے توفیق دے، اور تمہیں اپنی نافرمانی کے کاموں سے بچائے، کہ ہر مسلمان مرد وزن پر تین بنیادوں کو جاننا اور ان کے مطابق عمل کرنا واجب ہے۔

پہلی بنیادی بات

پہلی بنیادی بات کہ بندہ اپنے رب کو جانے۔ تو جب تم سے پوچھا جائے کہ اے مسلمان، تمہارا رب کون ہے؟

تو کہو: میرا رب اللہ ہے، وہی جس نے اپنی نعمتوں کے ذریعہ میری پرورش کی، مجھے پیدا کیا اور وجود بخشا جبکہ میں کچھ نہیں تھا اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ

یعنی: میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔ (مریم: ٣٦)

اور جب تم سے پوچھا جائے، تم اپنے رب کو کیسے پہچانتے ہو؟

تو کہو: اس کی آیات (علامات قدرت) اور اس کی مخلوقات سے۔

اس کی آیات سے پہچاننے کی دلیل، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

یعنی: اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لئے کرو جس نے سب کو پیدا کیا ہے اگر تمھیں اس کی عبادت کرنی ہے تو۔ (فصلت: ٣٧)

اس کی مخلوقات سے پہچاننے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

یعنی: بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے پھر عرش پر قائم ہوا، وہ رات سے دن ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ رات اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا اللہ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔(الاعراف:۵۴)

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ تمہیں کس لئے اللہ نے پیدا کیا؟

تو کہو: مجھے اس نے اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے۔ عبادت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

یعنی: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں (الذاریات:٥٦)

اوراطاعت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ

یعنی: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول ﷺ اور تم میں سے اختیار والوں کی۔ پھر اگر کسی چیز پر اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور رسول ﷺ کی طرف (النساء:۵۹)۔

یعنی اللہ کی کتاب اور سنت رسول کی طرف لوٹاؤ۔

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ کن چیزوں کا حکم اللہ نے تمہیں دیا ہے اور کن چیزوں سے تمہیں روکا ہے؟

تو کہو: مجھے توحید کا حکم دیا ہے اور شرک سے روکا ہے۔

اور جن چیزوں کا حکم دیا ہے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

یعنی: اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (النحل: ۹۰)

اور جن چیزوں سے تمہیں روکا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا

یعنی: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔ (النساء: ۴۸)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ

یعنی: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے اور گناہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ (المائدہ: ۷۲)

دوسری بنیادی بات

دوسری بنیادی بات، دین اسلام کے بارے میں جاننا ہے۔ جب تم سے پوچھا جائے کہ تمہارا دین کیا ہے؟

تو کہو: میرا دین اسلام ہے۔ اور یہ اللہ کے آگے خود سپردگی اور اسی کے حکم کو مان لینا ہے اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

یعنی: بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین (ہی) اسلام ہے۔ (آل عمران: ۱۹)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

یعنی: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔ (آل عمران: ۸۵)

ارکانِ اسلام: اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے۔

پہلا: لا إله إلا الله کی گواہی دینا۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی دینا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ دوسرا: صلاۃ (نماز) قائم کرنا، تیسرا: زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھا: ماہِ رمضان کے روزے رکھنا اور پانچواں: اللہ کے گھر (کعبہ) کا حج کرنا جس کے پاس استطاعت ہو۔ اور استطاعت میں راستے کے لئے توشہ (زادراہ) اور سواری کا ہونا شامل ہے۔

گواہی (شہادت) کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالۡمَلٰٓـئِكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًا ۢ بِالۡقِسۡطِ‌ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُؕ

یعنی: اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (آل عمران: ١٨)

اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

یعنی: (لوگو) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو (خوب) جانتا ہے۔ (الاحزاب: ۴۰)

دوسرا: صلاۃ (نماز) قائم کرنا. اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

یعنی: یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔ (النساء: ۱۰۳)

تیسرا: زکوٰۃ ادا کرنا، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

یعنی: آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجئے، جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کردیں اور ان کے لئے دعا کیجئے بلاشبہ آپ کی دعا ان کے لئے موجب اطمینان ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سنتا ہے جانتا ہے۔ (التوبہ: ۱۰۳)

چوتھا: رمضان کے صیام (روزے) رکھنا، اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ

یعنی: اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (البقرہ:۱۸۳)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ: کیا روزہ ایک مہینہ ہے؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ

یعنی: ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اور روزہ رکھنا چاہے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے (یعنی قضا روزے رکھ لے)۔ (البقرۃ: ۱۸۵)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ کیا روزہ رات میں ہے یا دن میں ہے؟

تو کہو: دن میں ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ

یعنی: اور تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے پھر رات تک روزے کو پورا کرو (البقرۃ:١٨٧)

پانچواں: اللہ کے گھر کا حج کرنا، جو اس کی استطاعت رکھتا ہے (راستے سے مراد توشہ اور سواری ہے) اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

یعنی: اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس طرف کی راہ پا سکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا سے بے پرواہ ہے۔ (آل عمران: ٩٧)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ ایمان کیا ہے؟

تو کہو: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تقدیر پر اس کی اچھی اور بری اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان لاؤ۔

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ

یعنی: رسول ایمان لائے اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ تعال کی جانب سے اترے اور مومن بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں اے ہمارے رب اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ (البقرۃ:٢٨٥)

اور تقدیر پر ایمان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

إِنا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَٰهُ بِقَدَرٍ

یعنی: بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے سے پیدا کیا ہے۔ (القمر: ۴۹)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ احسان کیا ہے؟ تو کہو کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو یہ ضرور خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ

یعنی: یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔ (النحل: ۱۲۸)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کیا پھر سے زندہ اٹھائے جانے کا انکاری کافر ہے؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

زَعَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ یُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰی وَرَبِّیۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ

یعنی: ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤگے پھر جو تم نے کیا اس کی خبر دیئے جاؤگے اور اللہ پر یہ بلکہ آسان ہے۔(التغابن:۷)

تیسری بنیادی بات

تیسری بنیادی بات: ہمارے نبی محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرنا۔

جب تم سے پوچھا جائے کہ تمہارے نبی کون ہیں؟

تو کہو: محمد ﷺ جو عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم کے بیٹے ہیں اور ہاشم قریش میں سے تھے اور قریش کنانہ میں سے اور کنانہ عرب میں سے اور عرب اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کے اولاد میں سے تھے، ان پر اور ہمارے نبی محمد ﷺ پر درود وسلام ہو۔

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ پہلے رسول کون ہیں؟ تو کہو: پہلے رسول نوح علیہ السلام ہیں، اور آخری اور افضل رسول محمد ﷺ ہیں اور اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے:

﴿ إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ ﴾

یعنی: یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد نبیوں کی طرف کی۔ (النساء:۱۶۳)

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ کیا نوح علیہ السلام اور محمد ﷺ کہ درمیان اور بھی رسول آئے ہیں؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

یعنی: ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟ (النحل:۳۶)

اور جب تم سے پوچھا جائے کہ کیا ہمارے نبی محمد ﷺ انسان تھے؟

تو کہو: ہاں اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْالِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًاوَّلَايُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا

یعنی: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں (ہاں) میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (الکہف: ۱۱۰)

اور اگر تم سے پوچھا جائے کہ محمد ﷺ نے کتنی عمر پائی؟

تو کہو، ترسٹھ سال۔ ان میں چالیس سال نبوت سے پہلے گزارے اور تیئیس ۲۳ سال آپ نبی اور رسول رہے۔ آپ ﷺ سورۃ علق کی آیت [اِقراء باسم۔۔۔] کے نزول کے ساتھ نبی بنائے گئے اور سورۃ المدثر کے نزول کے ساتھ رسول بنائے گئے یعنی تبلیغِ دین کے مکلف بنائے گئے چنانچہ آپ ﷺ لوگوں کے پاس جاتے اور انہیں کہتے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف بھیجا گیا اللہ کا رسول ہوں ۔ مگر لوگ جھٹلاتے اور اذیت پہنچاتے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو مکہ سے نکال

دیااور کہا کہ یہ جادو گراور جھوٹا ہے، تواللہ تعالیٰ نے اس آیت کو آپ ﷺ پر نازل فرمایا:

وَإِنْ كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

یعنی: ہم نے اپنے بندے پر جو کچھ اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو۔(البقرۃ:۲۳)

آپ ﷺ کا شہر مکہ تھا جہاں آپ کی پیدائش ہوئی اور آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہیں آپ کی وفات ہوئی اور وہیں آپ دفن کئے گئے، لیکن آپ کا علم اور شریعت باقی ہے۔ جب محمد ﷺ نبی ہیں تو ان کی عبادت نہیں کی جاتی اور رسول ہیں تو ان کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ بلکہ ان کی اطاعت اور اتباع واجب ہے۔

صلوات اللہ وسلامہ علیہ (اللہ کا صلاۃ وسلام ہو آپ پر)

والحمد للہ رب العالمین۔

أهل الأثر

العلم قبل القول و العمل

قول و عمل سے پہلے علم

www.ahlulathar.net